Fikr-o-Nasar (Islamabad) 33:4 (1996)

مشائخ کی فارسی مکتوب نگاری

ڈاکٹر محمد اختر چیمہ (☆)

مکتوب نگاری کے تاریخی پس منظر پہ نگاہ ڈالی جائے تو قرآن حکیم میں اللہ کے پیغمبر حضرت سلیمان علیہ السلام کے ایک مکتوب کا ذکر ملتا ہے جو ملکہ سبا بلقیس کے نام ہے ۔ قرآنی آیات:

قال سننظر اصدقت ام کنت من الکذبین اذھب بکتبی ھذا فالقہ الیھم ثم تول عنھم فانظر ما ذا یرجعون قالت یا ایھا الملوا انی القی الی کتب کریم انہ من سلیمن و انہ بسم اللہ الرحمن الرحیم

ترجمہ: سلیمانؑ نے فرمایا اب ہم دیکھیں گے کہ تو نے سچ کہا یا تو جھوٹوں میں سے ہے ۔ میرا یہ مکتوب لے جا کر ان پر ڈال' پھر ان سے الگ ہٹ کر دیکھ کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں ۔ وہ عورت بولی اے سردارو! بیشک میری طرف ایک عزت والا خط ڈالا گیا ۔ بے شک وہ سلیمان کی طرف سے ہے اور بے شک وہ اللہ کے نام سے ہے جو نہایت مہربان رحم والا ہے۔

یہ مکتوب دعوت حق کی ایک زندہ مثال ہے اس سے یہ حقیقت بھی واضح ہوتی ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ملکہ سبا کے نام اپنے مکتوب کی ابتدا "بسم اللہ الرحمن الرحیم" سے کی ہے ۔ حضرت سید الموجودات جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت چونکہ پوری کائنات انسانی کے لیے ہے' اسلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کا دائرہ رشد و ہدایت بھی ساری دنیا پر محیط ہے ۔ جن مقامات پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم خود تشریف فرما نہیں ہو سکے وہاں اپنے مبلغ اور قاصد بھیج کر لوگوں کو اسلام کی دعوت دی ۔ چنانچہ مکتوبات اقدس کی مختلف ممالک میں

(☆) صدر شعبہ فارسی' گورنمنٹ کالج' فیصل آباد

© Dr Muhammad Hamidullah Library, IIU, Islamabad. http://iri.iiu.edu.pk/

ترسیل بھی اس مقدس سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ اس دور کے ناگفتنی حالات و واقعات کے باوجود مدینہ منورہ کے بوریا نشین کالی کملی بردوش' رسول سیدالکونین نبی الحرمین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہم عصر حکمرانوں ' بادشاہوں اور امراء و سلاطین کے نام دعوت حق کے سلسلہ میں جو مکتوبات اقدس ارسال فرمائے' ان کی تعداد تین سو کے قریب ہے (۲) ۔ اس سے یہ امر روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتا ہے کہ دعوت توحید اور اظہار مقصود کیلئے ارسال مکتوبات ایک موثر ذریعہ ابلاغ ہے جسے حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے اختیار فرمایا ۔ یہاں یہ کہنا بے محل نہ ہوگا کہ خاتم الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ارسال مکتوبات کو اولیائے امت اور مشائخ نامدار کی معتدبہ تعداد نے بہ طریق احسن جاری و ساری رکھا۔

فارسی کا صوفیانہ ادب بلاشبہ مکتوبات خواجگان اور ملفوظات مشائخ سے رونق افروز ہے ۔ بعض عرفا اور بزرگوں نے بذریعہ مکتوبات تبلیغی فریضہ سرانجام دیا۔ ایران کے صوفیائے متقدم و نامدار میں سے شیخ ابو سعید ابوالخیرؒ (م ۴۴۰ھ) ' حضرت امام محمد غزالیؒ (م ۵۰۵ھ) ' حضرت احمد غزالیؒ (م ۵۱۷ھ) ' شیخ عین القضاۃ ہمدانیؒ (م ۵۲۵ھ) اور شیخ احمد جامؒ (م ۵۳۶ھ) کے مکاتیب' مقامات تصوف کی توضیح و تشریح میں امتیازی مقام کے حامل ہیں (۳) جن کی وساطت سے اہل سلوک پر فکر و نظر کی شاہراہیں کشادہ ہوئیں ۔ ذیل میں فہارس مخطوطات' عرفانی و تاریخی کتب اور مطبوعہ و غیرمطبوعہ مکتوبات کے حوالے سے سلاسل چہارگانہ طریقت کے صاحبان مکاتیب پیشواؤں کا سرسری جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

مشائخ چشت میں ملفوظات نگاری اور مجالس نویسی تو باقاعدگی کے ساتھ جاری رہی ۔ البتہ مکتوب نگاری کا رواج بھی نظر آتا ہے ۔ درج ذیل خواجگان چشت کے مکتوبات کے مخطوطات و نسخہ جات مطبوعہ اور غیرمطبوعہ صورت میں دستیاب ہیں۔ بعض کے مکتوبات کا صرف تذکروں میں ذکر ملتا ہے:

۱۔ مکتوبات خواجہ خواجگان سید معین الدین چشتی اجمیریؒ (م۔ ۶۳۳ھ) (۴)

۲۔ مکتوبات خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ (م ۔ ۶۳۳ھ) (۵)

۳۔ مکتوبات خواجہ حمید الدین صوفی سوالی ناگوریؒ (م ۔ ۶۷۳ھ) (۶)

۴۔ مکتوبات بابا فرید الدین گنج شکر پاکپتنی" (م۔ ۶۶۴ھ) (۷)

۵۔ مکتوبات قلندری حضرت بو علی قلندر پانی پتی(م ۔ ۷۲۵ھ) (۸)

۶۔ مکتوبات حضرت نظام الدین اولیاؒ" (م ۔ ۷۲۵ھ) (۹)

۷۔ مکتوبات حضرت امیر خسرو دہلوی" (م ۔ ۷۲۵ھ) (۱۰)

۸۔ مکتوبات حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی" (م ۸۰۸ھ) (۱۱)

۹۔ مکتوبات حضرت سید محمد گیسودراز" (م ۔ ۸۲۵ھ) (۱۲)

۱۰۔ مکتوبات قدوسیہ حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی" (م ۔ ۹۴۵ھ)

۱۱۔ مکتوبات شیخ محمد چشتی گجراتی" (م۔ ۱۰۴۰ھ) (۱۳)

۱۲۔ مکتوبات شیخ محب اللہ الہ آبادی صابری (م۔ ۱۰۵۸ھ) (۱۴)

۱۳۔ مکتوبات شاہ پیر محمد سلونی چشتی (م ۔ گیارہویں صدی) (۱۵)

۱۴۔ مکتوبات کلیمی شاہ کلیم اللہ جہاں آبادی" (م ۔ ۱۱۴۲ھ) (۱۶)

۱۵۔ مکتوبات حضرت مولانا فخرالدین دہلوی" (م ۱۱۹۹ھ) (۱۷)

۱۶۔ مکتوبات حضرت خواجہ امام بخش مہاروی" (م ۔ ۱۳۰۰ھ)

۱۷۔ مکتوبات حضرت رشید احمد گنگوہی" (م ۔ ۱۳۲۳ھ) (۱۸)

یہ مکتوبات شریعت اسلامیہ اور عرفان چشتیہ کا گرانقدر سرمایہ ہیں۔

سلسلہ سہروردیہ اور اس کی شاخوں کبرویہ' فردوسیہ اور نور بخشیہ کے جن مشائخ کے مکتوبات کا ذکر ملتا ہے' ان کے اسماء حسب ذیل ہیں:

۱۔ مکتوبات حضرت شیخ مجد الدین بغدادی" (م ۔ ۶۱۶ھ) (۱۹)

۲۔ مکتوبات شیخ جلال الدین تبریزی" (م ۔ ۶۴۲ھ) (۲۰)

۳۔ مکتوبات قاضی حمیدالدین محمد بن عطا ناگوری" (م ۔ ۶۴۳ھ) (۲۱)

۴۔ مکتوبات شیخ سعد الدین حمویہ" (م ۔ ۶۵۰ھ) (۲۲)

۵۔ مکتوبات شیخ سیف الدین باخرزی" (م ۔ ۶۵۸ھ) (۲۳)

۶۔ مکتوبات شیخ الاسلام بہاء الدین زکریا ملتانی" (م ۶۶۶ھ) (۲۴)

۷۔ مکتوبات مولانا جلال الدین رومی" (م ۶۷۲ھ) (۲۵)

۸۔ مکتوبات شیخ فخرالدین ابراہیم عراقیؒ (م ۶۸۸ھ) (۲۶)

۹۔ مکتوبات سید امیر حسینی ہرویؒ ۔م ۔ ۷۱۸ھ) (۲۷)

۱۰۔ مکتوبات شیخ عبدالرزاق کاشانیؒ (م ۔ ۷۳۰ یا ۷۳۵ھ) (۲۸)

۱۱۔ مکتوبات شیخ علاء الدولہ سمنانیؒ (م ۔ ۷۳۶ھ) (۲۹)

۱۲۔ مکتوبات حضرت مخدوم شرف الدین یحیٰی منیریؒ (م ۔ ۷۸۲ھ)

۱۳۔ مکتوبات مخدوم سید جلال الدین جہانیاں جہانگشت بخاریؒ (م ۔ ۷۸۵ھ) (۳۰)

۱۴۔ مکتوبات حضرت سید علی ہمدانیؒ (م ۔ ۷۸۶ھ) (۳۱)

۱۵۔ مکتوبات شیخ مظفر بلخیؒ (م ۔ ۷۸۸ھ) (۳۲)

۱۶۔ مکتوبات حضرت حسین نوشہؒ (م ۔ ۸۴۴ھ) (۳۳)

۱۷۔ مکتوبات حضرت سید محمد نور بخش (م ۔ ۸۶۹ھ) (۳۴)

ان مکاتیب میں مشائخ کرام نے سالکان و طالبان حق کے تصفیہ باطن اور تزکیۂ نفس کے لئے عرفانی اور معنوی مسائل پر بحث کی ہے۔

سلسلہ عالیہ قادریہ کے مؤسس و مورث اعلی حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر گیلانیؒ کے (۳۵) علاوہ قادری مشائخ میں سے شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ (م ۔ ۱۰۵۲ھ)، سید محمد نوشہ گنج بخش قادریؒ (م ۔ ۱۰۶۴ھ) (۳۶)، حضرت ملاشاہ قادریؒ (م۔ ۱۰۷۲ھ) (۳۷) اور حافظ نور اللہ نوشاہی (م ۔ ۱۲۲۹ھ) (۳۸) کے مکاتیب بھی اہل محبت کے لئے باطنی سرمایہ حیات ہیں ۔ اور دلدادگان تصوف کے لئے روحانی غذا کا کام دیتے ہیں۔

خواجگان سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے ہاں مکتوب نگاری بالالتزام اور اہتمام خاص کے ساتھ ابلاغ کا ذریعہ بنی ۔ خواجہ باقی باللہؒ سے حضرت دوست محمد قندھاریؒ تک مرتبا مکتوبات کے دفاتر دستیاب ہیں ۔ چنانچہ اس ضمن میں درج ذیل صوفیائے نقشبند کے نام قابل ذکر ہیں:

۱۔ مکتوبات خواجہ محمد پارسا بخاریؒ (م۔ ۸۲۲ھ) (۳۹)

۲۔ مکاتبات خواجہ عبیداللہ احرار سمرقندیؒ (م۔ ۸۹۵ھ) (۴۰)

۳۔ مکتوبات مولانا عبدالرحمن جامیؒ (م ۔ ۸۹۸ھ) (۴۱)

۴۔ مکتوبات میرابو العلا نقشبندی اکبر آبادیؒ (م ۔ ۱۰۰۱ھ) (۴۲)

۵۔ مکتوبات خواجہ باقی باللہ" (م ۔ ۱۰۱۲ھ) (۴۳)

۶۔ مکتوبات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی" (م ۔ ۱۰۳۴ھ)

۷۔ مکتوبات حضرت آدم بنوری" (م ۔ ۱۰۵۳ھ) (۴۴)

۸۔ مکتوبات سعیدیہ حضرت شیخ محمد سعید بن امام ربانی سرہندی" (م ۔ ۱۰۷۰ھ) (۴۵)

۹۔ مکتوبات معصومیہ حضرت خواجہ محمد معصوم بن امام ربانی سرہندی" (م ۔ ۱۰۷۹ھ) (۴۶)

۱۰۔ مکتوبات عبدالنبی شامی نقشبندی" (م ۔ ۱۱۴۶ھ) (۴۷)

۱۱۔ مکتوبات میرزا مظہر جانجاناں" (م ۔ ۱۱۹۵ھ) (۴۸)

۱۲۔ مکتوبات حضرت فقیراللہ علوی نقشبندی شکارپوری" (م ۔ ۱۱۹۵ھ) (۴۹)

۱۳۔ مکتوبات حضرت شاہ عبدالرحیم دہلوی" (م ۔ ۱۱۳۱ھ)

۱۴۔ مکتوبات حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی" (م ۔ ۱۱۷۶ھ) (۵۰)

۱۵۔ مکتوبات شاہ عبدالعزیز دہلوی" (م ۔ ۱۲۳۹ھ) (۵۱)

۱۶۔ مکتوبات شاہ غلام علی دہلوی" (م ۔ ۱۲۴۰ھ) (۵۲)

۱۷۔ مکتوبات حضرت غلام محی الدین قصوری" (م ۔ ۱۲۷۰ھ) (۵۳)

۱۸۔ مکتوبات حضرت دوست محمد قندھاری" (م ۔ ۱۲۸۴ھ) (۵۴)

مکتوبات کے یہ مجموعے اسرار الہیہ اور انوار قدسیہ کے بیش بہا خزینے اور معارف نقشبندیہ کے لازوال گنجینے ہیں۔ جو اہل سلوک کی تربیت اور شریعت مطہرہ کے رسوخ و نفاذ میں اہم کردار کے حامل ہیں۔

بعض متفرق سلاسل طریقت سے نسبت رکھنے والے مشائخ کے مکاتیب بھی ملتے ہیں۔ معروف ایرانی فہرست نگار آقائے احمد منزوی کی تہران اور اسلام آباد سے مطبوعہ فہارس مخطوطات میں سے چند ایسے ہی مکتوب نگار صوفیا کے نام درج کرنے پر اکتفا کیا جاتا ہے مثلاً محمد گلندام" (دیباچہ نگار دیوان حافظ شیرازی")، شاہ نعمت اللہ کرمانی (م ۔ ۸۳۴ھ)، شیخ صاین الدین ترکہ اصفہانی" (م۔۸۳۵ھ) پیر جمال الدین اردستانی، بابا افضل الدین کاشانی، شیخ محمد بن محمود دھدار، شیخ بہاء الدین عاملی (م ۔ ۱۰۳۰ھ)، شیخ عبدالواحد بلگرامی اور شیخ محمد راشد وغیرہ ۔ آقائے منزوی نے اپنی فہرستوں میں خطوط کے لئے مکتوبات، مکاتیب، مکاتبات، منشات، رقعات اور نامہ ہا

کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔

روایت ہے کہ حضرت شاہ خوب اللہ الہ آبادی (م ۱۱۴۴ھ) کے خطوط کی چار جلدوں میں سے تیسری جلد کتب خانہ دارالعلوم دیوبند میں محفوظ ہے (۵۵)

عرفائے عالی مرتبت اور صوفیائے بزرگ ہمت کے جو دفاتر مکتوبات اب تک اشاعت کے مراحل سے گذر چکے ہیں ' ان کے نام ملاحظہ ہوں۔

۱۔ مکاتیب حضرت عین القضاۃ ہمدانی" (۵۶)
۲۔ مکاتبات حضرت امام محمد غزالی" (۵۷)
۳۔ مکتوبات خواجہ معین الدین چشتی"
۴۔ مکتوبات مولانا روم"
۵۔ مکاتیب حضرت فخرالدین عراقی"
۶۔ مرشد و مرید۔ مجموعہ مکاتیب مابین اسفرائنی و سمنانی" (۵۸)
۷۔ مکتوبات حضرت شرف الدین یحیی منیری
۸۔ مکاتیب حضرت سید علی ہمدانی"
۹۔ مکتوبات قدوسیہ
۱۰۔ مکتوبات خواجہ باقی باللہ"
۱۱۔ مکتوبات امام ربانی"
۱۲۔ مکتوبات شیخ عبدالحق محدث دہلوی"
۱۳۔ مکتوبات سعیدیہ
۱۴۔ مکتوبات معصومیہ
۱۵۔ مکتوبات کلیمی
۱۶۔ مجموعہ الاسرار۔ مکتوبات شیخ عبدالنبی شامی"
۱۷۔ کلمات طیبات۔ مکتوبات شاہ ولی اللہ دہلوی".
۱۸۔ مکتوبات حضرت فقیراللہ علوی"
۱۹۔ رقعات مرشدی۔ مکتوبات مولانا فخرالدین" دہلوی

۲۰۔ مکتوبات حضرت رشید احمد گنگوہی۔

ان میں بعض کے اصل فارسی متون، بعض کے صرف اردو تراجم اور بعض اصل اور ترجمہ دونوں صورتوں میں چھپ گئے ہیں ۔ مکتوبات خواجہ امام بخش مہارویؒ بھی اردو میں پیش کئے جا رہے ہیں۔

جملہ دفاتر مکتوبات میں سے شیخ شرف الدین احمد یحیی منیریؒ اور حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کے مکتوبات اپنے مطالب و مفاہیم کے لحاظ سے خصوصی اہمیت اور شہرت کے حامل ہیں۔ ان کو درجہ اول کے عارفانہ لٹریچر میں شمار کیا جاتا ہے ۔ مشائخ چشت میں سے حضرت سید محمد گیسو درازؒ، خواجہ عبدالقدوس گنگوہیؒ اور خواجہ کلیم اللہ شاہجہان آبادیؒ کے مکاتیب کی ارزش و اہمیت زیادہ ہے۔

حضرت شیخ شرف الدین یحیی منیریؒ تفسیر، حدیث، فقہ اور علوم تصوف میں سربر آوردہ روزگار تھے۔ صوفیائے متقدمین و متاخرین میں آپ کی عظمت مسلم ہے آپ کے مکتوبات عرفان و حکمت الہیہ سے لبریز تھے۔ جو مکتوبات صدی، مکتوبات دو صدی اور مکتوبات بست وہشت کے نام سے موسوم ہیں۔ ان میں توحید، تقوی، طہارت، عبادت، تہذیب اخلاق، تزکیہ باطن اور دیگر متصوفانہ مضامین وضاحت و صراحت سے بیان کئے گئے ہیں۔ تمام سلاسل ولایت کے اکابر نے آپ کے ارشادات و تحریرات سے استفادہ کیا ہے (۵۹) مکتوبات صدی مترجم اردو کے آغاز میں "اظہار عقیدت" کے تحت مرقوم ہے۔

"آپ کے ہم عصر حضرت مخدوم جہانیاں جہانگشت رحمہ اللہ علیہ مکتوبات کے مضمون میں غوطہ زن ہونے کے لئے کبھی کبھی بعض مکتوبات کے لئے چلہ کشی فرمایا کرتے تھے ۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ علیہ نے بھی چند اقتباسات کی تشریحات اپنے بعض مکتوبات میں فرمائی ہیں (۶۰)

مناقب الاصفیا تالیف حضرت شعیب فردوسیؒ کی روایت کے مطابق حضرت مخدوم جہانیاں جہانگشتؒ آخر عمر میں شیخ شرف الدین یحیی منیریؒ کے مکتوبات اکثر مطالعہ میں رکھتے تھے اور ان پر خوب غور و خوض کرتے تھے۔ لکھا ہے:

"حضرت جلال بخاریؒ را پرسیدند کہ در آخر عمر درچہ مشغول اید ۔ فرمود: در مطالعۂ مکتوبات شیخ شرف الدین احمد یحیی منیری ۔ باز پرسیدند: مکتوبات شیخ شرف

الدین منیریؒ چگونہ ایست؟ فرمود: بعضی محل ہنوز فہم شدہ است"۔

"حضرت سید جلال الدین بخاریؒ سے پوچھا گیا کہ آخر عمر میں کیا شغل رہتا ہے۔ فرمایا کہ شیخ شرف الدین احمد یحیی منیری کے مکتوبات کے مطالعہ میں مشغول رہتا ہوں۔ پھر پوچھا کہ شیخ شرف الدین منیریؒ کے مکتوبات کیسے ہیں؟ فرمایا کہ بعض مقامات ابھی تک ہماری سمجھ میں نہیں آئے ہیں (۶۱)

شیخ عبدالرحمن چشتیؒ (م - ۱۰۹۴ھ) نے تذکرہ مرأۃ الاسرار کے حاشیہ پنجم میں مغل بادشاہ شاہجہان کے مکتوبات شیخ شرف الدین منیریؒ کی تعلیم حاصل کرنے کے بارے میں یوں ضبط تحریر کیا ہے:

"و شیخ صوفیؒ را نیز فقیر بارہا دیدہ است از جملہ اخیار بود رحمہ اللہ علیہ، بہرحال چند روز کہ فقیر در اکبر آباد بود، ہر روز می دید کہ شیخ صوفیؒ اول روز بہ خدمت شاہجہان رفتہ تاریخ طبقات ناصری تعلیم می کرد۔ و در آخر روز یک مکتوب حضرت شیخ شرف الدین یحیی منیریؒ تعلیم می نمود" (۶۲)

"اور شیخ صوفیؒ کو بھی فقیر (عبدالرحمن چشتیؒ) نے کئی بار دیکھا ہے، جملہ اخیار میں سے تھا رحمہ اللہ علیہ۔ بہرحال چند روز کے لئے جب فقیر اکبر آباد میں مقیم تھا تو ہر روز دیکھتا کہ شیخ صوفیؒ دن کے پہلے پہر شاہجہان کی خدمت میں جا کر تاریخ طبقات ناصری کی تعلیم دیتا تھا۔ اور دن کے پچھلے پہر حضرت شیخ شرف الدین یحیی منیریؒ کے ایک مکتوبات کی تعلیم و تدریس کرتا تھا۔

ان روایات اور مثالوں سے ثابت ہوتا ہے کہ فقرا اور شاہزادے بھی حضرت شرف الدین یحیی منیریؒ کے مکتوبات سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ یہ مکتوبات آپ کی تعلیمات کا خلاصہ ہیں۔ ان میں مسئلہ توحید کو بڑی خوبی کے ساتھ سمجھایا گیا ہے۔ خالق و مخلوق کے باہمی رشتے اور اخلاق انسانی سے متعلق مضامین ان خطوط میں افراط سے پائے جاتے ہیں۔

امام ربانی حضرت مجدد ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی نقشبندیؒ کے مکتوبات شریف کتب تصوف میں نہایت بلند درجہ رکھتے ہیں۔ انہوں نے ان کو مجددانہ شان اور مجتہدانہ انداز میں تحریر فرمایا ہے۔ یہ مکتوبات قدسیہ حضرت امام ربانیؒ کی زندگی میں ہی مرتب ہو گئے تھے اور تین

دفاتر یا جلدوں پر مشتمل ہیں:

پہلا دفتر "درالمعرفت ۱۰۲۵" کے تاریخی نام سے موسوم ہے۔ اس میں ۳۱۳ مکتوبات پیغمبران مرسل اور اصحاب بدر کی تعداد کے مطابق شامل ہیں جامع کا نام خواجہ یار محمد جدید بدخشی طالقانیؒ ہے دفتر دوم کے دیباچے میں تحریر ہے:

"چون جلد اول مکتوبات بہ عدد سہ صد و ۳۱۳ وسیزدہ مکتوب رسید حضرت ایشان سلمہ اللہ تعالیٰ فرمودند کہ برہمین عدد ختم کنند کہ موافق عدد پیغمبران مرسل است صلوات اللہ تعالیٰ علی نبینا و علیہم و نیز موافق عدد اہل بدر است رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین تبرکا و تیمنا بر آن عدد ختم نمودہ آمد"

دوسرا دفتر جس کا تاریخی نام "نور الخلائق" (۱۰۲۸) ہے۔ اس میں اسماء حسنیٰ کے مطابق کل ۹۹ مکتوبات درج ہیں۔ اس دفتر کے جامع خواجہ عبدالحی ابن خواجہ جاکر حصاریؒ ہیں۔

دفتر سوم کے دیباچے میں لکھا ہے:

"چون آن جلد بہ نودونہ (۹۹) مکتوب رسید کہ مطابق اسماء حسنیٰ است برہمان ختم شد در سالی کہ تاریخ آن از "نور الخلائق (۱۰۲۸)" ہویداست"۔

تیسرا دفتر "معرفت الحقائق" کے نام سے موسوم ہے۔ اس کے جامع خواجہ محمد ہاشم کشمی برہان پوریؒ صاحب زبدۃ المقامات ہیں۔ اس میں مطابق عدد سور قرآنی ۱۱۴ مکتوبات ہیں۔ سال اتمام جلد ثالث لفظ "ثالث" (۱۰۳۱) سے برآمد ہوتا ہے۔ واقعتہ اس جلد میں کچھ اضافی مکتوبات بھی شامل کئے جا چکے ہیں ـــــ اس دفتر کے مکتوب ۱۱۵ کے حاشیہ میں حضرت مولانا نور احمد محشی مکتوبات نے لکھا ہے کہ:

"جملہ مکاتیب این جلد یک صد و چہاردہ (۱۱۴) اند مطابق عدد سور قرآنی، پس این نہ مکاتیب اخیرہ این جلد شاید بعد ازان بمعرض تسوید آمدہ باشد و ملحق شدہ فافہم واللہ اعلم"۔ (۶۳)

حضرت صوفی حافظ محمد افضل فقیر مرحوم مکتوبات معصومیہ کے پیش لفظ میں اظہار خیال فرماتے ہیں:

"مکتوبات کی تاریخ میں حضرت امام ربانی قدس سرہ' کے ہر سہ دفتر مکتوبات جنہیں بقائے دوام نصیب ہوئی' معارف الہیہ کا ایک بحر ناپید اکنار ہیں۔ ان میں اسرار طریقت ' مقامات ولایت ' اصطلاحات سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی توضیح' شیخ اکبر" کے بعض احوال و مواجید کی تصریحات اوامر شرعیہ کے نفاذ کی ترغیب ' احیائے سنت و اماتت بدعت شرح وبسط سے مندرج ہیں۔ سلوک مجددیہ میں. ان مکتوبات کا مقام اس قدر بلند ہے کہ مشائخ سلسلہ ان کے مندرجات سے خوشہ چینی کرتے رہے اور مستقبل میں طریقت کے تازہ واردان بساط ہوائے دل' ان رشحات پاکیزہ سے اپنا جیب و داماں بھرتے رہیں گے۔ ایسے حضرات کا وجود بہت کم ہے جنہیں ان مکتوبات کے مفاہیم و مطالب پر کماحقہ عبور حاصل ہوا ہے۔ (۶۴)

مکتوبات امام ربانی" میں زیادہ تعداد ایسے مکاتیب کی ہے جو مسائل شریعت و طریقت اور حقیقت و معرفت کی عقدہ کشائی پر مشتمل ہیں۔ ہر مکتوب کا لب لباب یہ ہے کہ اسلام کو زندگی کے ہر شعبہ میں مکمل طور پر نافذ کیا جائے اور شریعت محمدیہ کو طریقت پر مقدم رکھا جائے۔ غرض یہ مکتوبات ہر دور کے مسلمانوں کیلئے مشعل راہ اور چراغ ہدایت ہیں۔

مکتوبات خواجہ امام بخش مہاروی" جو حال ہی میں دستیاب ہوئے ہیں قلمی صورت میں صاحب مکتوب کی اولاد میں سے حضرت خواجہ کریم بخش مہاروی کے ذاتی کتب خانہ واقع چشتیاں شریف ضلع بہاولنگر میں محفوظ پڑے تھے۔ انہوں نے اس نادر علمی سرمائے کو اہل ارادت و عرفان تک پہنچانے کے لئے اردو لباس میں پیش کرنے کی سعی فرمائی (۶۵) تبلیغی اور اصلاحی اعتبار سے ان کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ ظاہراً خواجہ امام بخش" نے یہ مکتوبات اپنے مریدوں اور ارادتمندوں کی اخلاقی ' اعتقادی ' عرفانی ' ذہنی ' قلبی' باطنی ' روحانی اور معنوی تربیت کے لئے محققانہ انداز میں مرقوم فرمائے ہیں۔ یہ صرف انتیس ۲۹ مکتوبات کا مجموعہ ہے۔ ان میں سے بعض مکتوبات مختصر مضامین پر مشتمل ہیں اور بعض مکتوبات امام ربانی" کی مانند بعید طویل مباحث کا احاطہ کئے ہوئے ہیں۔ یہ طویل مکتوبات رسائل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ بیشتر مکتوبات سوالاً جواباً ہیں۔ ان میں بعض مقامات پر گرائمر اور لغوی و اصطلاحی مباحث کا اندراج بھی نظر آتا ہے۔ صاحب مکتوبات نے

مسلک اہل سنت و جماعت کے عقیدے کے مطابق مختلف دینی مسائل کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار کیا ہے ۔ انہوں نے بعض علمائے سوء اور صوفیائے خام کی خوب خبرلی ہے اور ان کے ناپسندیدہ افعال اور عقائد پر برملا تنقید کی ہے۔

مجموعی طور پر مشائخ کے مکتوبات ان کے آثار و تصانیف کا ہی حصہ ہیں ۔ مشائخ ذیشان نے بذریعہ خطوط اپنے تبلیغی مشن کی تکمیل کی اور مریدین کی تربیت کا فریضہ انجام دیا ہے ان مکاتیب میں کشف و سلوک معنوی کے سلسلے میں مشائخ کرام نے اپنے احوال و اطوار بیان کر کے ایک طرح سے اصلاح احوال کی کوشش کی ہے۔

تاز میخانہ و مے نام و نشان خواہد بود
سرما خاک رہ پیر مغان خواہد بود

حوالہ جات

۱۔ سورۃ النمل ۲۷، آیات ۲۷۔ ۳۰

۲۔ یہ مکتوبات اقدس آج بھی دنیا کے کتب خانوں کو بقعہ نور بنائے ہوئے جواہر تابدار سے زیادہ تابناک ہیں۔ راقم الحروف محمد اختر چیمہ کو دو مجموعے دیکھنے کی سعادت حاصل ہے:
(i) مکتوبات نبوی (اردو) ، تالیف مولانا سید محبوب رضوی، یونائیٹڈ آرٹ پرنٹرز، ایبٹ روڈ لاہور ، تاریخ اشاعت بار سوم ۱۹۸۸ء
(ii) مکتوبات اقدس ، مرتب محمد صدیق نسیم چوہدری نسیم اکبر فاؤنڈیشن ، ریلوے روڈ فیصل آباد ، اشاعت اول ربیع الاول ۱۴۱۰ھ ۔ اکتوبر ۱۹۸۹ء

۳۔ فہرست نسخہ ہای خطی فارسی، احمد منزوی ، موسسہ فرہنگی منطقہ ای تہران، جلد ۲، صفحات ۱۴۳۵ ، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳

۴۔ فہرست مشترک نسخہ ہای خطی فارسی پاکستان، احمد منزوی ، مرکز تحقیقات فارسی اسلام آباد، ج ۳ ، ص ۱۹۸۳ء فہرست نسخہ ہای خطی فارسی ، منزوی جلد ۲، ص ۱۴۴۸ ، اور ملاحظہ کیجئے: خواجہ غریب نواز ؒ کے

۸ مکتوبات کا اردو ترجمہ اسرار حقیقی حصہ اول اور حصہ دوم جو اللہ والوں کی قومی دکان ' لاہور سے شائع ہو چکا ہے: مزید برآں: دلیل العارفین (ملفوظات) ' تمہیدی تاثرات مترجم اختر چیمہ ' مطبوعہ علی برادران فیصل آباد ' اشاعت اول ۱۹۸۶ء ' ص ۵۴ : اشاعت دوم ۱۹۹۳ء ص ۵۰

۵۔ سفینۃ الاولیاء (فارسی) ' داراشکوہ نو لکشور کانپور ۱۸۸۴ء ' ص ۹۵ : سفینۃ الاولیاء ' اردو ترجمہ محمد علی لطفی نفیس اکیڈمی کراچی ص ۱۳۱ ' خزینۃ الاصفیا (فارسی) ' مفتی غلام سرور ' نو لکشور کانپور ' ص ۲۶۸ : اخبار الصالحین ' مولانا معشوق یار جنگ ' لاہور ۱۴۰۴ ' ص ۲۱۹ : دلیل العارفین اشاعت اول ص ۹۰ ' اشاعت دوم ص ۸۰

۶۔ اخبار الاخیار مع مکتوبات ' شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ ' مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ' فاروق اکیڈمی گمبٹ ضلع خیرپور ' ص ۳۰

۷۔ اخبار الاخیار مع مکتوبات ' ص ۲۷

۸۔ فہرست مشترک نسخہ ہائی خطی فارسی پاکستان ' احمد منزوی ' مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان اسلام آباد ' ج ۳ ' ص ۱۹۸۱ : بزم صوفیہ ' سید صباح الدین عبدالرحمن ' علامہ ابو البرکات اکیڈمی لاہور: ص ۲۵۱

۹۔ فہرست نسخہ ہای خطی فارسی ' منزوی تہران ۱۴۵۰/۲ : فہرست مشترک پاکستان ' منزوی ۲۰۱۸/۳

۱۰۔ فہرست مشترک پاکستان ' منزوی ۵/۵۔۸

۱۱۔ فہرست مشترک پاکستان ' منزوی ۳ / ۱۹۷۸: و برائے نسبت چشتیہ ملاحظہ کیجئے: مکتوبات قدوسیہ مترجم کپتان واحد بخش سیال ' لاہور ۱۴۰۹ھ ' مقدمہ ص ۲۱

۱۲۔ مکتوبات خواجہ محمد معصوم سرہندیؒ ترجمہ نسیم احمد فریدی فاروقی ' اسلامک بک فاونڈیشن لاہور ۱۹۷۷ء ' پیش لفظ حافظ محمد افضل فقیر ص ۹ : بزم صوفیہ ' ص ۵۱۱

۱۳۔ تصوف برصغیر میں ' تصوف کے نادر مخطوطات پر جنوبی ایشیائی علاقائی سیمینار منعقدہ ۱۹۸۵ء کے مقالات ' خدابخش اورینٹل پبلک لائبریری پٹنہ ۱۹۹۲ء
مقالہ: کتاب خانہ ناصریہ لکھنؤ کے بعض فارسی مخطوطات ' از ڈاکٹر کاظم علی خان ' ص ۳۸۱ ۔

۱۴۔ فہرست مشترک پاکستان ' منزوی ۲۰۰۸/۳: رود کوثر ' شیخ محمد اکرام ' ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور ۱۹۸۲ء ص ۴۴۰

۱۵۔ تصوف برصغیر میں ' مقالہ : حضرت شاہ پیر محمد سلونی کے ملفوظات و مکتوبات ' از شاہ احمد حسین نعیمی

سلونی، ص ۲۴۸

۱۶۔ فہرست مشترک پاکستان، منزوی ۲۰۰۰/۳، تاریخ مشائخ چشت، پروفیسر خلیق احمد نظامی، مکتبہ عارفین کراچی ۱۹۷۵ء، ص ۳۹۵

۱۷۔ رقعات مرشدی کے نام سے پروفیسر افتخار احمد چشتی صاحب نے احقر اختر چیمہ کے اردو ترجمہ کے ساتھ چشتیہ اکادمی فیصل آباد سے ۱۹۹۱ء میں شائع کر دیئے ہیں حضرت مولانا فخرؒ کے تین مکتوب مناقب المحبوبین، حاجی نجم الدین سلیمانیؒ مطبوعہ لاہور ص ۵۱، ۷۹، ۸۰ پر منقول ہیں۔

۱۸۔ فہرست مشترک پاکستان، منزوی ۱۹۸۷/۳ء

۱۹۔ فہرست نسخہ ہای خطی فارسی، منزوی ۱۴۴۷/۲

۲۰۔ اخبار الاخیار مع مکتوب، ص ۴۵

۲۱۔ اخبار الاخیار مع مکتوبات، ص ۴۷

۲۲۔ فہرست نسخہ ہای خطی فارسی، منزوی ۱۴۳۹/۲

۲۳۔ فہرست نسخہ ہای خطی فارسی، منزوی ۱۴۳۹/۲

۲۴۔ اخبار الاخیار مع مکتوبات، ص ۲۷

۲۵۔ بامقدمہ و حواشی و تعلیقات یوسف جمشیدی پور و غلام حسین امین، بنگاہ مطبوعاتی پایندہ تہران سے ۱۳۳۵ش / ۱۹۵۶ء میں شائع ہو چکے ہیں۔

۲۶۔ حضرت عراقیؒ کا ایک خط: مجلہ رشد آموزش ادب فارسی، سال ۲، شمارہ:۱ بہار ۱۳۶۵ش میں اور چار خط: رشد آموزش ادب فارسی سال۲، شمارہ: ۲ تابستان ۱۳۶۵ش میں زیور طباعت سے آراستہ ہو چکے ہیں۔

۲۷۔ فہرست نسخہ ہای خطی فارسی، منزوی ۱۴۳۹/۲

۲۸۔ نفحات الانس، عبدالرحمن جامی، اردو ترجمہ اللہ والے کی قومی دکان لاہور ص ۵۱۲: فہرست نسخہ ہای خطی فارسی، منزوی ۱۴۴۰/۲

۲۹۔ نفحات الانس اردو ترجمہ ۵۱۸: فہرست نسخہ ہای خطی فارسی، منزوی ۱۴۴۱/۲

۳۰۔ فہرست مشترک پاکستان، ۱۹۸۲/۳ء

۳۱۔ فہرست نسخہ ہای خطی فارسی ' ۱۴۵۰/۲ : فہرست مشترک پاکستان ۲۰۱۶/۳

۳۲۔ آپ ' حضرت شرف الدین منیری" کے ایک عزیز مرید تھے جن کے نام حضرت منیری" نے دو سو سے زیادہ خطوط لکھے ۔ (مکتوبات صدی' حضرت شرف الدین منیری" ' ترجمہ شاہ نجم الدین احمد فردوسی ' سعید اینڈ کمپنی کراچی ۱۴۰۴ھ' ۳۰۷۷) ظاہر ہے جواباً حضرت مظفر بلخی" نے بھی آپ کو خطوط لکھے ہونگے۔

۳۳۔ تصوف برصغیر میں ' ص ۲۸۴ آپ مولانا مظفر بلخی" کے برادر زادہ تھے۔

۳۴۔ فہرست نسخہ ہای خطی فارسی ' ۱۴۴۸/۲

۳۵۔ فہرست مشترک پاکستان ' ۱۹۹۳/۳: اخبار الاخیار مع مکتوبات' ص ۲۰ بعد

۳۶۔ فہرست مشترک پاکستان ' ۲۰۱۹/۳ : تذکرہ نوشہ گنج بخش ' سید شرافت نوشاہی' ضیاء القرآن پبلی کیشنز ' لاہور ' ۱۹۷۸ء' ص ۱۳۲

۳۷۔ فہرست مشترک پاکستان ' ۲۰۱۱/۳

۳۸۔ فہرست مشترک پاکستان ' ۲۰۱۹/۳

۳۹۔ نفحات الانس جامی' تصحیح توحیدی پور' تہران ص ۳۹۳ ۔ ۳۹۵ : شخصیت عرفانی و علمی خواجہ محمد پارسا' از اختر چیمہ' طبع در مجلہ دانشکدہ ادبیات دانشگاہ فردوسی مشہد شمارہ : ۳' سال ۱۰' ۱۳۵۳ش ' ص ۴۹۹ : مقالات اختر' مطبوعہ فیصل آباد ۱۹۸۵ء ' ص ۸۳: نور اسلام ۔ اولیائے نقشبند نمبر' حصہ اول ' جلد ۲۴۔ شمارہ ۴۳ شہر پور مارچ اپریل ۱۹۷۹ء ص ۱۴

۴۰۔ تاریخ نظم ونثر در ایران ' سعید نفیسی تہران ' ۷۷۸/۲ ' فہرست مشترک پاکستان ۱۳۲۵/۳

۴۱۔ فہرست نسخہ ہای خطی فارسی' منزوی ۱۴۳۸/۲

۴۲۔ فہرست مشترک پاکستان ' ۲۰۱۵/۳

۴۳۔ فہرست مشترک پاکستان ۔ ۱۹۸۰/۳

۴۴۔ فہرست مشترک پاکستان ' ۱۹۸۸/۳

۴۵۔ مرتبہ حکیم عبدالمجید سیفی مجددی' مطبوعہ مکتبہ حکیم سیفی بیڈن روڈ' لاہور

۴۶۔ تلخیص و ترجمہ اردو از نسیم احمد فریدی فاروقی' اسلامک بک فاونڈیشن لاہور ۱۹۷۷ء

۴۷۔ مجموعۃ الاسرار کے نام سے شائع ہو چکے ہیں۔

۴۸۔ فہرست مشترک پاکستان، ۳/۱۹۸۱ء

۴۹۔ حسب فرمائش مولوی کرم بخش، مالک و مہتمم کتب خانہ اسلامی پنجاب لاہور شائع ہو چکے ہیں، فہرست مشترک پاکستان، ۳/۱۹۹۹ء)

۵۰۔ فہرست مشترک پاکستان، ۳/۲۰۲۰: تصوف برصغیر میں، ص ۱۸۳

۵۱۔ فہرست مشترک پاکستان، ۳/۱۹۹۳ء

۵۲۔ فہرست مشترک پاکستان، ۳/ ۱۹۷۳ء

۵۳۔ فہرست مشترک پاکستان، ۳/۱۹۷۴ء ۱۹۸۸ء

۵۴۔ فہرست مشترک پاکستان، ۳/۱۹۸۵: مکتوبات معصومیہ، ص ۱۱

۵۵۔ تصوف برصغیر میں، ص ۱۸۰

۵۶۔ فہرست نسخہ ہای خطی فارسی، منزوی ۲/۱۴۴۲ : اور ملاحظہ کیجئے : احوال و آثار عین القضاۃ ہمدانی، تالیف دکتر رحیم فرمنش، تہران ۱۳۳۸ش، ص ۱۲۶۔ ۱۶۰

۵۷۔ تاریخ مشائخ چشت، پروفیسر خلیق احمد نظامی، ص ۱۳۷

۵۸۔ محدث کبیر حضرت شاہ محمد غوث کی دینی و علمی خدمات، از ڈاکٹر ام سلمی گیلانی، لاہور ۱۹۹۰ء، ص ۳۳۲

۵۹۔ مکتوبات معصومیہ، پیش لفظ صوفی محمد افضل فقیر، ص ۹

۶۰۔ سعید کمپنی کراچی، ذی قعدہ ۱۴۰۴ھ، ص ۹

۶۱۔ حضرت مخدوم جہانیاں جہانگشت، مولفہ پروفیسر محمد ایوب قادری، سعید کمپنی کراچی ۱۹۷۵ء، ص ۱۷۹: محکمہ اوقاف لاہور ۱۹۸۶ء، ص ۲۰۱۔ ۲۰۲

۶۲۔ ترتیب و تصحیح متن باہتمام عطیہ منظور، دانشجو ایم۔ اے فارسی گورنمنٹ کالج لاہور، سال ۹۰۔ ۱۹۸۸ء، ص ۳۳۲

۶۳۔ مکتوبات امام ربانی، اردو ترجمہ مولانا محمد سعید احمد نقشبندی، مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی ۱۹۷۰ء، مقدمہ حکیم موسیٰ امرتسری، ص ۲۴۔۲۶ : اور ملاحظہ کیجئے : رود کوثر، شیخ محمد اکرام، ادارہ ثقافت اسلامیہ،

لاہور ' آٹھویں بار ۱۹۸۲ء ' ص ۳۲۶

۶۴۔ مطبوعہ اسلامک بک فاونڈیشن ' لاہور ۱۹۷۷ء ' ص ۸

۶۵۔ مکتوبات خواجہ امام بخش مہاروی” کا اردو ترجمہ چشتیہ اکادمی فیصل آباد کے توسط سے ۱۹۹۵ء میں شائع ہو چکا ہے۔

مکتوبات خواجہ امام بخش مہاروی” کا اردو ترجمہ چشتیہ اکادمی فیصل آباد کے توسط سے ۱۹۹۵ء میں شائع ہو چکا ہے۔